



اَنْ كُلُّ مِنْ صَاحِبِ الْحَدْدَ وَ سَفِيْهٌ اَلْجَاهَةُ

(حدیث نبوی)

محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

# ضابطہ عزیززاداری

## پریس کانفرنس

21 اگست 2020

سرپرست اعلیٰ سپریم شیعیہ علماء بورڈ

قائد ملت جعفریہ

# آتنا سید حامد علی شاہ موسوی

مرکزی محرم کمیٹی (عزیززاداری یہل) تحریک نفاد فقہ جعفریہ

هیڈ کوارٹر مكتب تشیع علی مسجد سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی نون 051-4844112 051-4410180 فیکس  
website: [www.tnfj.org.pk](http://www.tnfj.org.pk) [www.tnfj.org.uk](http://www.tnfj.org.uk) email: [markaz.tnfj@gmail.com](mailto:markaz.tnfj@gmail.com)

## معزز صحافیان کرام! السلام علیکم

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے۔ یہ وہ پا کیزہ ترین مہینہ ہے جس میں جدل و جدال اور قتل و قتل کو حرام گردانا گیا ہے۔ چودہ سو سال قبل اسکی عزت، عفت اور حرمت و کرامت کو پامال کیا گیا۔ اسی ماہ میں دنائے کل ختم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے نواسے، جگر گوشہ علیٰ و بتول شہزادہ کو نین حضرت امام حسین علیہ السلام کو انکے پا کیزہ اصحاب و انصار اور اہل بیت الطہار کے ہمراہ بے آب و گیا۔ یہ سترے سترے صحرائے کربلا میں ظلم و بربریت سے شہید کر دیا گیا۔ بقول شاعر مشرق

غريب و ساده و نگیں ہے داستانِ حرم      نہایت اسکی حسین ابتداء ہے اسماعیل

اس شہادتِ عظیمی اور عظیم قربانی کو قرآن مجید نے فدیناہ بذبح عظیم سے تعبیر کیا۔ امام عالی مقام کی قربانی کی مثال تاریخ بشریت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ نے افکارِ اسلامی کی اساس رکھی اور اعلیٰ اسلامی اقدار کو وجود بخشنا۔ تاریخ بشریت کی راہ پر چھائی ہوئی ظلمت کی تاریکی کو نورِ ہدایت سے چھانٹ دیا۔ حقائق کے متلاشی اور راہِ حق پر چلنے والوں کو خوشخبری دی کہ ان کے دلوں کے افق پر صحیح ہدایت طلوع ہونے والی ہے۔ آپ دین خداوندی کے سچے معاون و مددگار تھے جنہوں نے اپنے جدید بزرگوار خاتم النبیینؐ کے عالمگیر پیغام کو استحکام بخشنے کیلئے جہاد اور دنگا و فساد کے پیکروں سے جنگ کر کے جبرا و استبداد کو نابود کر دیا اور مکتبِ عدل و انصاف کی بنیاد رکھ کر عالم بشریت کو سرنوشت ساز درس دیا۔ آپ کا مقصد گراہوں اور ظالموں کو گراہی کے عذاب سے نجات دلانا، انہیں صراطِ مستقیم کی طرف بلانا اور امر بالمعروف و نهى عن الممنکر کا فریضہ سرانجام دیکر اللہ کی حاکیت کا بول بالا کرنا تھا۔ آپ پوری قوت کے ساتھ ظالم و سرکش فسادی پیکروں کے مقابلے میں آگئے۔ حضرت امام حسینؐ کا فرمانِ ذیشان ہے کہ میں ظلم و زیادتی یا فساد کیلئے نہیں آیا بلکہ میرا مقصد و حیدamat جد کی اصلاح ہے۔ ابن الحدی فرماتے ہیں کہ حضرت حسینؐ ابن علیؑ ایسے انسان تھے کہ جنہوں نے ذلت و رسائی کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دیا اور ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دیکر شہادت کو منتخب کیا۔ آپ اور آپ کے اصحاب کو امان دینے کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے قبول نہیں کی، یہی وجہ ہے کہ شہادت امام عالی مقام کو صدیاں گزر جانے کے باوجود آپ کی محبت کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر میں آزادی کے متواuloں کے دلوں میں موجزان اور آپ کے اوصاف و کمالات زبان زد خاص و عام ہیں۔ سید الشہداء حضرت امام حسینؐ کی محبت پر آیہ مودۃ اور عصمت و طہارت پر آیہ تطہیر گواہ ہے۔ روایت ہے کہ ایک باپ اور بیٹے نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے پاس آ کر جب حضرت علیؓ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم اس مرد کے بارے میں پوچھ رہے ہو جو

نگاہ رسول میں سب سے زیادہ محبوب ہے، یہی وجہ ہے کہ ختمی مرتبت نے علیؑ و فاطمہؓ اور حسنؑ و حسینؑ پر چادرِ یمانی ڈال کر فرمایا کہ پروردگاریہ میرے اہلبیتؓ ہیں تو ان سے ہر طرح کے رجس لیعنی نجاست کو دور رکھا اور انہیں اس طرح پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ اسی طرح آئی مبالغہ امام عالی مقامؕ کی فضیلت پر گواہ ہے۔ تفاسیر اہل سنت کے مفسرین رقمطر از ہیں کہ نصارائے نجران سے مبالغہ میں شرکت کیلئے حضورؐ اپنے ہمراہ علیؑ و فاطمہؓ اور حسینؑ شریفینؑ کو لے کر گئے جنہوں نے مبالغہ نہیں کیا بلکہ جز یہ دینا قبول کر لیا (تفسیر فخر الدین رازی)

آپؐ کے اوصاف و فضائل کیلئے متعدد احادیث مبارکہ ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں (طبقات ابن سعد)۔ حضور اکرمؐ کا یہ بھی فرمان ہے کہ حسنؑ و حسینؑ کا دوست میرا دوست اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے (طبقات ابن سعد)

حضور نبی کریمؐ نے کئی بار امام عالی مقام حضرت حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت کی پیشینگوئی فرمائی، انس بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضورؐ سے سنا کہ یقیناً میرا بیٹا حسینؑ سرز میں عراق پر مظلومیت اور بے دردی کیسا تھا شہید کیا جائیگا، ہر شخص کو اسکی مدد کرنی چاہیئے (مدارج النبوة)۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں موت کو سعادت و کامیابی اور ظالموں کیسا تھا زندہ رہنے کو ذلت و عار سمجھتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کی قربانی دین کی سر بلندی، شریعتِ محمدؐ کے عروج، احترام انسانیت اور معراج آدمیت کیلئے تھی۔ آپؐ کی قربانی کسی ایک گروہ یا مکتب کیلئے نہیں، اسی وجہ سے حسینؑ سب کے ہیں۔ ہر انسان اپنے عقائد و نظریات کے مطابق انکی یاد مانتا ہے۔

اہل نظر کی آنکھ کا تارا حسینؑ ہے      ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حسینؑ ہے

## معزز صحافی صاحبان!

نہایت دکھ کی بات ہے کہ محرم کی آمد پر ابلیسی اور صیہونی قوتیں عصبیتوں کو فروغ دینے پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتی ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان میں محرم کو ”ہواؤ“ بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور ساری قوت عزاداری میں رکاوٹیں ڈالنے پر لگائی جاتی ہے حالانکہ ارباب حکومت و سیاست کو چاہیئے کہ وہ مظلوم کر بلکہ کی یادمنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کریں کیونکہ آج مظلوم اقوام اور مسلمان دنیا بھر میں یہودو نصاریٰ اور شیاطین ثلاثہ کا ثارگٹ ہیں، کوئی مسلم ملک محفوظ نہیں، حد یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان کے ہی ہاتھوں مردا یا جارہا ہے۔ کشمیر و فلسطین، ناجیر یا اور یمن سمیت مختلف ممالک میں حقوق بشر کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ صیہونی قوتیں اپنے مقاصد کے حصول کی تکمیل کیلئے مختلف روپ دھار کر اور افواہیں پھیلا کر خوف و ہراس پیدا کر رہی

ہیں چنانچہ آج بھی عائشہ نامی موساد کی خاتون ایجنت سو شل میڈیا پر عصبیتوں کو فروغ دینے میں مصروف ہے جسکا بڑا  
ٹارگٹ پاکستان ہے لہذا مسلمان ہوشیار باش!

دنیا جان لے کہ ہم تمام مسلمان یکجاں دو قلب ہیں۔ ہمارا دین، قبلہ، رسول اور کتاب ایک ہے، ہم ایک اور نیک ہو کر  
مشترکہ دشمن کی ہر سازش و شرارت کو ناکام بنا کر دنیا کے شیطنت کو بتا دیں گے کہ کوئی طاقت ہم میں رخنہ نہیں ڈال  
سکتی۔

محرم الحرام 1442 ہجری شروع ہونے کو ہے، آئیے

سامان عاقبت اسی تدبیر سے کریں آغاز سالِ نعم شہیر سے کریں

آپ کے توسط سے درج ذیل ضابطہ عزاداری کا اعلان کر رہا ہوں جس پر عمل کرنا انشاء اللہ وطن اور اہل وطن کیلئے باعث  
عزت ہو گا اور دشمن کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

### ضابطہ عزاداری

☆ عموم دشمنان دین و وطن پر کڑی نظر رکھیں اور چوکنار ہیں۔ ☆ دوسروں کے عقائد و نظریات میں خل اندازی نہ  
کی جائے اور اپنے نظریات پر قائم رہ کر شہدائے کربلا کو نذر رانہ عقیدت پیش کیا جائے۔ ☆ تمام مکاتب کو تسلیم اور  
انکے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ ☆ مذہب، مکتب اور زبان کے نام پر  
افتراءق و انتشار کو منوع قرار دیا جائے۔ ☆ مسلمہ مکاتب کو غیر مسلم کہنا قابل تعریغ گردانا جائے۔ ☆ کرونا سے  
محفوظ رہنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں کیونکہ احتیاط سنبھل نجات ہے۔ ☆ جلوہ ہائے عزا کی  
برآمدگی 21 مئی 85ء کے موسوی جو نجوم عاہدے کے تحت یقینی بناؤ کر مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔ ☆ علمائے کرام  
واعظین اور ذاکرین اخوت و یگانگت کو پیش نظر رکھیں، عقائد و نظریات کو ثابت انداز میں پیش کریں اور کسی کی دل  
آزادی نہ کریں۔ ☆ عموم افواہوں پر کان نہ دھریں، کسی بھی ممکنہ مستثنے کو مقامی انتظامیہ اور ٹی این ایف جے کی محروم  
سمیٹی کے ذریعے حل کیا جائے، اگر خدا نخواستہ کوئی مستثنہ در پیش ہو تو قانون کو ہاتھ میں لینے کے بجائے صبر و برداشت  
اور افہام و تفہیم کی ساتھ اسے حل کیا جائے۔ ☆ اتحاد و بھائی چارے کیلئے وتعاونوا على البر والتقوى کے  
تحت باہمی تعاون کو یقینی بنایا جائے۔ ☆ ملکی سلامتی کیلئے جذبہ حب الوطنی کو ہر مقام پر ملحوظ رکھا جائے۔ ☆ ہوٹل  
، ہوٹل، گیسٹ ہاؤس وغیرہ میں قیام کیلئے کمرہ کرایہ پر دینے سے قبل مسافر کا اصل شناختی کا رد دیکھ کر اسکی شناخت کو  
یقینی بنایا جائے۔ ☆ نیاز، سنبھل اور تبرک ہر طرح کی تقدیم کے بغیر قبول نہ کیا جائے۔ ☆ عزاداری کے

پروگراموں میں شرکت کیلئے شرکا اور گاڑیوں کی مکمل تلاشی لی جائے۔۔☆ دینی و سیاسی لیڈر ان اور میڈیا منفی روش سے اجتناب کریں اور شہدا نے کر بلا کی عظیم قربانیوں کو موثر اور ثابت انداز میں روشن کریں۔۔☆ نیشنل ایکشن پلان کی تمام شقتوں پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے اور نئے ناموں سے کام کرنے والے کا عدم گروپوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔۔☆ وزارتِ داخلہ، وزارتِ مذہبی امور، وفاقی اور صوبائی سطح پر محروم عزاداری سیل تشکیل دیئے جائیں تاکہ ممکنہ مسائل فوری حل ہو سکیں۔۔☆ پیر و ان امام عالی مقام تمام امور پر عزاداری کو ترجیح دیں، مومنات مخدراتِ عصمت و طہارت کے نقشِ قدم پر چل کر عزاداری میں شریک ہوں۔۔☆ بانیان مجالس و جلوس ضابطہ عزاداری پر خود بھی عمل کریں اور واعظین و ذاکرین کو اسکا پابند بنائیں۔

آخر میں بے باگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ عزاداری ہماری شہرگ حیات ہے جو ہمیں ہر شے سے عزیز ترین ہے۔ اس میں کسی قسم کی رخنہ اندازی ہم ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

خدا ہمیں سر محشر یہ کہہ کے بخشنے گا سکون کچھ تو ضروری ہے فاطمہ کیلئے

دعا ہے کہ پورا دگارِ عالم ہمیں اسوہ خاتم النبیین پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اور وطن عزیز پاکستان میں آباد ہر فرد کو ہر قسم کی وبا، بلائے ناگہانی اور سازش و شرارت سے محفوظ رکھے۔ آپ سے دلی اظہار تشکر اور اس عہد کیسا تھا اجازت چاہوں گا کہ

آپنے آنے نہ دیں گے ہم ہرگز اے وطن تیری استقامت پر  
ہم پہ گزریں قیامتیں لیکن تو سلامت رہے قیامت تک

حسینیت زندہ باد! پاکستان پاکستانہ باد!

وَالسَّلَامُ

خاکپائے انسانیت

آغا سید حامد علی شاہ موسوی

## سرپرست اعلیٰ سپریم شیعہ علماء بورڈ قائد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

۲۱ اگسٹ ۲۰۲۰ء

## صحافیوں کے سوالات کے جوابات

سوال: اقوام متحده کی جانب سے متحده عرب امارات اور اسرائیل معاهدے کو سراہا گیا ہے۔ اس معاهدے کے کشمیر پر اثرات کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: خلافتِ عثمانیہ کے زمانے سے ایک سازش کے تحت ملکوں کی تقسیم کے منصوبہ پر عمل کیا جا رہا ہے اور سانحہ نیویا رک نائین الیون کے بعد تو یکے بعد دیگرے مسلم ممالک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی، استعمار کی مداخلت کا سارا چکر ”گریٹر اسرائیل اینڈ“ کی تکمیل کیلئے تھا، ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات، اگر مسلم ممالک اور تمام مسلمان مظبوطی کا مظاہرہ کرتے تو آج عالمی طاقتیں بے گام نہ ہوتیں، اگر تمام مسلم ممالک بشویں ان ملکوں کے جہاں ملوکیت قائم ہے 2002 کے فلسطین اسرائیل معاهدے پر عمل کرواتے جسے 18 سال بیت گئے ہیں تو آج مشرق وسطیٰ کی صورت حال یہ نہ ہوتی۔ اسرائیل کی سفارتی پیش قدمی آج آپ کو نظر آ رہی ہے حقیقت میں عرب ممالک اسرائیل کو قبول کر چکے ہیں صرف مرحلہ وار اعلانات باقی ہیں۔ استعماری سرگنہ کی جانب سے وطن عزیز پاکستان کو بھی متوجہ کیا جا رہا ہے کہ جیسے ہم نے فلسطین کیلئے ثالثی کی ہے ویسے ہی کشمیر کیلئے بھی کر سکتے ہیں، یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ مودی نے امریکی ثالثی کو قبول نہیں کیا اور نہ آپ کیلئے بھی ویسا ہی نتیجہ نکلتا جیسا فلسطین کیلئے ہوا اور جو حال آج فلسطین کا ہے وہی کشمیر کا بھی ہوتا، شومیٰ قسمت یہ رہی کہ تمام حکمران و سیاستدان قوم و ملک کیلئے کم اور دوسروں کیلئے کام زیادہ کرتے ہیں۔ اسرائیل و عرب امارات معاهدے کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ یہ امر صائب ہے کہ آپکے وزیر اعظم عمران خان نے واضح کیا ہے کہ ”ہم اسرائیل کو تسلیم نہیں کریں گے کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناح نے پہلے دن ہی کہا تھا کہ اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے، اسکو کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا“۔ ماضی میں تو پاپسپورٹ پر بھی تحریر تھا کہ یہ اسرائیل کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا پر زور مطالبہ اور اصولی موقف ہے کہ جو نظریہ قائد اعظم کا تھا اسی پر قائم رہا جائے۔

سوال: کشمیر پر پاکستان کی خارجہ پالیسی دیکھی جائے تو نظر آتا ہے کہ صرف ایک ملک چین ہی ہے جو پاکستان کے موقف کی حمایت کرتا ہے، اسکی کیا وجہ ہے، کیا ہماری خارجہ پالیسی ناکام ہے؟

جواب: اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران آئے دن بھیک مانگتے ہیں اور جب کوئی دھمکی دے تو فوری طور پر ہاں بھی کر دیتے ہیں، میرا سوال ہے کہ آخر اور آئی سی کس دن کیلئے بنائی گئی تھی، جیسے اب عرب امارات اور اسرائیل کا معاهدہ ہو گیا ہے تو کیا اور آئی سی نے اس پر کوئی اجلاس بلا یا؟ یقیناً بلا ناچاہیے تھا لیکن نہیں بلا یا گیا۔ دراصل بات یہ ہے کہ جیسے اقوام متحده عالمی سرگنہ کی کنیز ہے اسی طرح اور آئی سی بھی کنیز ہے اس ملک کی جہاں ملوکیت ہے اور جب تک یہ

کنیری جاری رہے گی مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے خارجہ پالیسی اسی ملک کی کامیاب ہوتی ہے جو خود کفیل ہوا پنے پاؤں پر کھڑا ہو، کسی کا محتاج نہ ہو اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔

سوال: آغا صاحب یہ بتائیے گا کہ امریکی صدر ٹرمپ کا اخبارات میں بیان چھپا ہے کہ جلد ہی سعودی عرب اور ایران بھی اسرائیل کے ساتھ ہونیوالے معاملے میں شریک ہو جائیں گے، اس میں چونکہ ایران کا بھی ذکر ہے اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟

جواب: ہم روزاول سے قائد اعظم محمد علی جناح کے نظریے پر قائم اور عمل پیرا ہیں، اسی نظریے کے تحفظ کے لئے ہم نے عملی جدوجہد کی ہے، ہم نے ہمیشہ یہ واضح کیا ہے کہ ہم کسی ملک کے پھونپھوں میں ہیں۔ ہم وہی کام کریں گے جو پاکستان اور نظریہ پاکستان کے لئے مفید ہو گا، جو قائد اعظم کے نظریات و فرمودات کے مطابق ہو گا۔

سوال: نئے اسلامی بلاک کے قیام کی باتیں ہو رہی ہیں، اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟

جواب: دیکھئے مسلم ممالک کا پہلا بلاک 1967 میں قائم کیا گیا جب مسجد اقصیٰ کونڈر آتش کیا گیا تھا، اس بلاک میں تمام 15 اسلامی ممالک شامل ہوئے۔ اور وہ ہے ادائی سی، جنہوں نے اس بلاک کی بنیاد رکھی اور کام کیا انہیں منصوبے کے تحت کس طرح راستے سے ہٹایا گیا یہ سب جانتے ہیں، ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل، یا سرفراز اور قدازی کو نشان عبرت بنا دیا گیا، بد قسمتی سے مسلم حکمران تو ایسے ہیں کہ وہ نوالہ بھی بڑی طاقتوں سے پوچھ کر منہ میں ڈالتے ہیں، لہذا جو بھی بڑی طاقتیں کہیں گی وہ اسی کے مطابق کام کریں گے جبکہ عوام کا یہ نظریہ نہیں ہے جو حکمرانوں اور سیاستدانوں کا ہے عوام چاہے جس ملک کے بھی ہوں انکے دکھنکھ سانچے ہیں۔

سوال: آج کیم محروم الحرام ہے، اب تک جو حکومت نے مجالس و جلوسہائے عزاداری کے لئے انتظامات کئے ہیں کیا آپ ان سے مطمئن ہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ شیڈول فورڈ ہشتگردوں کی سرکوبی کیلئے بنایا گیا تھا لیکن بہت ساری جگہوں پر دیکھنے میں آرہا ہے کہ بانیان اور جلوسوں کے منتظمین کو فور شیڈول میں شامل کر کے ہر اساح کیا جا رہا ہے، اس حوالے سے کیا فرمائیں گے؟

جواب: ہم اپنے تمام پروگراموں کے بارے صدر، وزیر اعظم، وزیر داخلہ سے لیکر صوبوں تک کو باقاعدہ تحریری طور پر آگاہ کرتے ہیں جن میں سے بعض کے جوابات بھی آتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے ذوانج کے پروگراموں کے بارے لکھے گئے خطوط کے جواب میں بعض صوبائی حکومتوں کے تحریری جوابات موصول ہوئے اور بعض ابھی نہیں ملے۔ وزارت داخلہ کا یہ کہنا کہ کوئی نئی مجلس یا نیا جلوس عزاداری کا لئے کی اجازت نہیں دی جائیگی، یہ غیر دانشمندانہ سوچ ہے

دیکھئے اگر نئے ملک بن سکتے ہیں، نئے شہر بن سکتے ہیں، نئی مساجد اور نئے مدارس بن سکتے ہیں اور تمام لوگ اپنے پروگرام کر سکتے ہیں تو کیا شیعوں کو بانی پاکستان قائد اعظم کے شیعہ ہونے کی سزا دی جا رہی ہے؟ اس ملک پر کسی ایک کی اجارہ داری نہیں ہے اور نہ کبھی قائم ہونے والی جائے گی۔ یاد رکھیں ہم وہ ہیں کہ جب ایک ڈکٹیٹر نے کہا تھا کہ پاکستان میں ایک فقیہ نظام ہو گا تو ہم نے قائد اعظم کے نظریہ کو بچایا تھا، ہم ہی میدان میں اترے اور سیکرٹریٹ پر قبضہ کیا، وہاں پاکستان کے ساتھ ساتھ حضرت عازی عباسؓ علمدار کا پرچم لہرا یا۔ بعد ازاں ڈکٹیٹر نے دوسراوار کیا کہ عزاداری جس میں تمام مکاتب فکر حصہ لیتے ہیں کیونکہ حسینؑ رب کے ہیں اور حسینؑ سب کے ہیں، اور میلاد النبیؐ کے جلوسوں پر پابندی عائد کر دی اور پولیس ایکٹ کی دفعہ 30 کی شق 3 میں ترمیم کر کے میلاد و عزاداری کے جلوسوں کو روکنے کی راہ نکالی اسکے جواب میں ہم نے تحریک چلانے کا اعلان کیا اور آٹھ ماہ ابھی ٹیشن کیا، گرفتاریاں دیں یہ پاکستان کا واحد ابھی ٹیشن تھا جو مسلسل آٹھ ماہ تک جاری رہا جس کے دوران میں اور میرے بچے بھی جیل گئے، اور چودہ ہزار سے زائد افراد نے گرفتاریاں پیش کیں جن میں اہلسنت بھی تھے حتیٰ کہ آٹھ عیسائی بھی شامل تھے۔ ہم نے جیلیں بھردیں جس کے نتیجہ میں تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور 21 مئی 85 کا جو نجوموسوی معاہدہ ہوا اور تمام جلوسوں لائنسی وروایتی جلوسوں کو تحفظ دیا گیا، اس کے علاوہ دیگر تمام مطالبات کیلئے 6 ماہ کے عرصہ میں عملدرآمد کا یقین دلا گیا، جبکہ ہمارے مطالبے پر ابھی ٹیشن کے دوران جیلوں میں قید کئے گئے تمام کارکنان کو بلا شرائط رہا کر دیا گیا۔ اسکے بعد نظریہ پاکستان پر تیسرا حملہ پرائیویٹ شریعت بل لانے کی صورت میں کیا گیا جسے ہم نے مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب کوئی فرقہ نہیں بلکہ اسلام ہے اور 73 کا آئینہ جس کے آرٹیکل 227 کے تحت قرآن و سنت کی وہی تعبیر تصور کی جائیگی جو ہر فرقے کے نزدیک معتبر ہو گی لہذا ان بلوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شریعت بلوں سے نہیں نیک دلوں سے نافذ ہوا کرتی ہے۔ اب اسی ڈکٹیٹر جس نے جمہوریت پر شب خون مارا تھا، ملک میں دہشتگردی کی بنیاد رکھی تھی، اسی کی باقیات نے ایک قانون بنایا جسکے تحت اہلسنت بریلوی حضرات کی کتب پر پابندی لگادی گئی، حتیٰ کہ قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، اور نجح البلاغہ جیسی کتب پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ ہم نے اسوقت کے چیف جسٹس سپریم کورٹ سید سجاد علی شاہ سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا جس کے نتیجہ میں چیف جسٹس نے نوٹس لیا اور انسداد دہشتگردی کیلئے تجویز طلب کیس جسکے جواب میں ہم نے 800 صفحات پر مشتمل امن فارمولہ سپریم کورٹ پیش کیا جسے بہت سراہا گیا اور سپریم کورٹ کے ریکارڈ کا حصہ بنایا گیا۔ بعد ازاں مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصدق دہشتگردی بڑھتے ہوئے خودکش حملوں تک جا پہنچی جس میں پچھتر ہزار سے زائد افراد نے جانوں کے نذرانے

پیش کئے، شہر کے شہر بر باد ہو گئے اور دس سے پندرہ ہزار سیکیورٹی اہلکاروں نے بھی جام شہادت نوش کیا، ہم ان سب کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اب پھر انہیں کا عدم عناصر کے ذریعے پنجاب میں بل لایا گیا لیکن پہنچا وہیں پہ بلوں جہاں کا خمیر تھا۔ جب پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے، قرآن و سنت مأخذ ہیں، پھر بلوں کی کیا ضرورت ہے؟ اسکے علاوہ نظریاتی کونسل موجود ہے وہ سفارشات پیش کر سکتی ہے لیکن یہ رویت ہلال کمیٹی، یہ علماء بورڈ وغیرہ ان سب کی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے، ہم کسی غیر آئینی ادارے کو قبول نہیں کرتے، ہم آئین کے تحت کام کرتے ہیں، آئین کو بالا دست رکھتے ہیں نہ کہ زیر دست جبکہ سیاستدان آئین کو اپنا تابع بنانا چاہتے ہیں۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ ملکوں کو فرقوں میں تقسیم کرنا صیہونی ایجنسی ہے، جسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا، پاکستان دو قومی نظریہ پر قائم ہے، اور دو قومی نظریے میں الاسلام ملت واحدہ، والکفر ملت واحدہ۔ یہ بات کہ مجلس نہیں کرنے دی جائیگی، جلوں نہیں نکلنے دیا جائیگا ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تم ہزاروں ایف آئی آر درج کرو، چاہے ہمیں پھانسی پر چڑھادو، ہم میلا دا النبی اور عزاداری حسینؑ کے جلوں نکالیں گے۔ پاکستان کسی ایک مکتب کیلئے نہیں ہے، پاکستان سب کیلئے ہے جن میں قلیتیں بھی شامل ہیں۔ ملک بھر میں تمام پروگرام ہورہے ہیں بغیر اجازت کے تو آپ صرف مجالس عزا کے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟ اور یہاں تک کہ گھروں کے اندر منعقد ہونیوالی مجالس پر بھی پابندی لگا رہے ہیں، گھر گھر میں کہیں فنا کار پروگرام کر رہے ہیں کہیں بے حیائی کے پروگرام ہیں وہ آپ نظر نہیں آتے؟ پاکستان ہمارا سب کا گھر ہے، اگر تمام لوگ آئین کے تحت اپنی تمام عبادات کر سکتے ہیں حتیٰ کہ غیر مسلم بھی عبادت کر سکتے ہیں تو شیعہ کیوں نہیں کر سکتے؟ میں باور کرانا چاہتا ہوں کہ عزاداری ہماری روح عبادات اور شہرگ ہے، ہم شہرگ کو کٹنے نہیں دیں گے، ہم پاکستان کے حکمران نہیں ہیں کہ اپنی شہرگ کشمیر کی طرح دوسروں کے حوالے کر دیں۔ ہم علیؑ کے پیروکار ہیں مر سکتے ہیں قتل ہو سکتے ہیں لیکن عزاداری و میلا دا النبیؑ کے جلوسوں کو قتل نہیں ہونے دیں گے۔

سوال: آغا صاحب یہ بتائیے گا کہ ایک طرف گریٹر اسرائیل کیلئے عملی اقدامات شروع ہو گئے ہیں، اس پر ہماری حکومت کے کردار اور اس ضمن میں سامنے آئیوالی ہماری خارجہ پالیسی کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ ہماری خارجہ پالیسی کمزور ہے، کیونکہ جب تک آپ معاشی طور پر کمزور رہیں گے دوسری طاقتیں آپ پر مسلط رہیں گی۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ جس دن انہوں نے اسرائیل کو قبول کیا اس دن نہ حکمران رہیں گے اور نہ سیاستدان۔

سوال: آغا جب سے ہمارا ملک آزاد ہوا، ہم یہودی طاقتوں کا شکار رہے ہیں اور یہودی طاقتوں ہم پر مسلط رہی

ہیں۔ اب جو موجودہ حکمران ہیں یہ ریاست مدینہ کا بھی ذکر کرتے ہیں اور انکی دو سالہ کارکردگی بھی آپ کے سامنے ہے، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی فیصلے باہر سے لیتے ہیں، اور ہمارے اندر ورنی معاملات میں باہر کے فیصلے مسلط ہوتے ہیں؟ جواب: قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد کوئی لیڈر نہیں جس نے ملک کے مفادات کو ترجیح دی ہو اور اگر کوئی ملا تو اسے پھانسی چڑھا دیا گیا۔ لہذا سب زبانی جمع خرچ ہے، عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ کہاں مدینہ کی ریاست اور کہاں پاکستان؟ ”چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک“

سوال: پاکستان کی معیشت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جسکے باعث پاکستان یونیورسٹی قرضوں کے شدید باؤ میں ہے، اور ان قرضوں کی ادائیگی پاکستان کیلئے مسئلہ بنی رہتی ہے اور حکومتیں چل ہی نہیں پاتیں، معیشت کی بہتری کیلئے آپ کیا رہنمائی فرمائیں گے؟

جواب: بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ہی ہمارے رہنمائی تھے اگر قائد اعظم کی پالیسی کو تسلیم کرتے ہوئے اختیار کر لیا جائے کہ ہم بھوکے رہ لیں گے لیکن سودابازی نہیں کریں گے تو تمام کام ہو سکتے ہیں۔ ریاست مدینہ کے قیام سے پہلے مکہ میں رسالت مکہ کا بائیکاٹ کیا گیا تو وہ شعب ابی طالبؑ میں جا بے اور تین سال تک وہاں رہے طاغوت پر واضح کیا کہ اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور ایک پر چاند بھی لا کر رکھ دیا جائے تب بھی میں اپنے نظریے اور مقصد سے پچھے نہیں ہٹوں گا۔ ہم رسالت مکہ کے پیروکار ہیں۔ اگر آپ مدینہ جیسی ریاست کے قیام کی بات کرتے ہیں تو اسکے لئے وہی دل پیدا کریں جو رسالت مکہ کے اہلیت اطہار اور صحابہ کبارؓ کے تھے، تو پھر تو مدینہ کی ریاست بن سکتی ہے، بصورت دیگر دعا کریں کہ پاکستان مامون و محفوظ رہے۔ پہلے ہی، ہم آدھا ملک گناہ بیٹھے ہیں، اب بھی پوری پوری کوشش ہو رہی ہے کہ عصیتوں کو فروغ دیا جائے، لسانی و فرقہ وارانہ بنیادوں پر تعصب کو پھیلایا جائے، اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں حکمران تک شامل ہیں۔ وزیرِ مذہبی امور نے اجلاس بلایا، ہمارے نمائندوں نے بھی شرکت کی، لیکن وہاں وزیرِ موصوف نے ایک پرائیویٹ شخصیت کو اپنے ساتھ صدارت کروائی اور مکتب تشیع کو نظر انداز کیا، اور اسے اتحاد کا محور قرار دیتے رہے، سبحان اللہ۔ ہمارے اتحاد کے محور صرف رسالت مکہ ہیں، انکے اہلیت اطہار ہیں، انکے پاکیزہ صحابہ کبارؓ ہیں، امہات المؤمنینؓ ہیں، یہ کیسے محور ہیں جنہیں آپ نے خود ہی بنار کھا ہے۔ آپ ایک کوآگے کرتے ہیں اور دوسرے کو پچھے۔ ایک مدت سے آپ مکتب تشیع کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جبکہ آئین میں ایسے امتیازی رویوں کی گنجائش نہیں ہے۔ آئین کے مطابق پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اور اسلام کے دامن میں بس اسکے سوا کیا ہے، اک ضرب یہاں لی، اک سجدہ شبیری۔۔

شہا است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ، دین است حسینؑ، دیں پناہ است حسینؑ

سردادنہ داد دست در دست یزید، حقاً کہ بنائے لا الہ است حسینؑ۔

تو لا الہ بنیاد پاکستان ہے، جبکہ لا الہ کی بنیاد حسینؑ ابن علیؑ ہیں۔ بدترین ڈکٹیٹر سے پہلے محرم کے آغاز پر امام عالی مقام پر مضمون چھپتے اور خصوصی نمبر شائع ہوتے تھے، پھر آمریت کے زمانے سے پیر و فی ایجنڈا لایا گیا اور متفق الیہ بات ہے کہ خلیفہ دو مئے کو 24 ڈوالجہ کو ضرب لگی اور ڈوالجہ کے اختتام میں ایک دن باقی تھا تو انکی تدبیح کی گئی، اور اس ایک دن میں حضرت عثمان غفاریؓ کی بیعت بھی ہو گئی، اسے کیم محروم سے منسوب کرنا یہ صرف اسلئے کیا جا رہا ہے تاکہ اہلیتؓ کی شان گھٹائی جاسکے؟ کیا رسالت متابؓ نے کہا تھا کہ میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسرا سے صحابہؓ نہیں۔ اس حوالے سے روایات کے مطابق ایک حدیث یہ ہے کہ قرآن چھوڑے جا رہا ہوں، دوسری روایت یہ کہ قرآن و سنت چھوڑے جا رہا ہوں، اور تیسرا یہ کہ قرآن و اہلیتؓ چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم ان کے دامن سے وابستہ رہو گے تو مگر انہیں ہو گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس پہنچو۔ لہذا اب یہ ایک عجیب طریقہ شروع کر دیا گیا ہے کہ ہم پر ازمات عائد کرتے ہیں کہ شاید ہم صحابہؓ نہیں مانتے،،، صحابہؓ کو جیسے ہم مانتے ہیں ایسا کوئی بھی نہیں مانتا۔ ہم نے 5 ڈوالجہ کو یوم صحابیت منایا تھا، کیا کسی نے کبھی یوم اہلیتؓ منایا ہے؟ ہم نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی شہادت کا دن منایا۔ لوگوں کو گراہ کرنے کیلئے وہی فرقہ واریت پھیلانے والی لا بیان کام کر رہی ہیں جن میں موساد کے ایجنسٹ شامل ہیں اور اخبارات میں بھی یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ایک عورت حضرت عائشہؓ کے نام پر اپنا نام رکھ کر کام کر رہی ہے اور حقیقت میں اسراہیلی خفیہ ایجنسی موساد کی ایجنسٹ ہے۔ لہذا اتمام قوتیں ذہن نشین رکھیں کہ قائدِ اعظم ہمارے قائد و راہنماء ہیں، قائدِ اعظم کے نظریے سے کسی کو پیچھے نہیں ہٹنے دیں گے اور اسی نظریے پر پاکستان قائم رہے گا، اسکے علاوہ کوئی اور نظریہ یہاں لایا نہیں جاسکتا۔

سوال: گذشتہ دونوں دونوں اطراف کے علماء کی جانب سے اہلیتؓ و صحابہؓ کے نام پر کافی بیان بازی جاری رہی، ان دونوں اطراف کیلئے آپ کیا مشترک کہ پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: مشترک کہ پیغام یہ ہے کہ تمام شخصیات رسالت متابؓ اور انکے فرمودات کی روشنی میں قرآن و اہلیتؓ کے فرائیں پر عمل کریں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں، جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ مہماں کی عزت کرو چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اور ہم اس ہستی کے پیروکار ہیں جس نے قاتل کو بھی شربت پلایا، اور فرمایا کہ اسے ضربت بھی ایک ہی لگائی جائے کیونکہ اس نے مجھے ایک ہی ضربت لگائی ہے۔ رواداری یہ ہے کہ آپ اپنا عقیدہ بیان کر سکتے ہیں لیکن کسی پر مسلط نہیں کر

سکتے۔ پیشک اپنے عقائد بیان کریں لیکن دوسروں کو مجبور نہ کریں کہ وہ آپ کا عقیدہ اختیار کر لیں، اگر ایسا کریں گے تو یہاں اقلیتیں بھی خوش رہیں گی اور مسلمان بھی، یہ اسی صورت میں ہو گا جب سب لوگ رواداری کو اپنا لیں گے اور اسے اپنے فرائض میں شامل کریں گے۔ بصورت دیگر دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ معاشرے سے رواداری و مساوات کا خاتمہ کر کے اسے عصیتوں اور امتیازات کا مسکن بنانا کرتا ہو برباد کر دے۔ وطن عزیز کا آدھا حصہ تو پہلے ہی گنو اچکے ہیں اور باقی میں بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے؟ سندھ میں کیا ہو رہا ہے؟ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا صرف پنجاب ہی پاکستان کا حصہ ہے؟ ہر قسم کے مقامات میں پنجاب میں ہی لائے جاتے ہیں، بلوچستان میں کیوں نہیں لائے جاتے؟ خیر پختونخوا، کشمیر، سندھ میں کیوں نہیں لائے جاتے اور گلگت بلستان میں کیوں نہیں لائے جاتے؟ یہ سب اسی ڈکٹیٹر کی باقیات ہیں اور اسی کے نظریے پر عمل پیرا ہیں، چند دن پہلے انہوں نے کہا کہ میں اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہوں، تو کیا یہ خدمت کی ہے انہوں نے اسلام کی کتفرقہ پہلی؟ کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ آپ فلاں کا نظریہ اختیار کر لیں۔ یہاں ایک روحانی فرزند سردار ہیرالال بیٹھے ہیں ہم ان کا بھی احترام کرتے ہیں، ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ اگر باہمی احترام کی یہ روشن اپنانی جائے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور سب اقلیتوں کا بھی احترام کریں تو وطن بھی محفوظ رہے گا، عوام بھی محفوظ رہیں گے اور دشمن بھی ناکام ہونگے۔ انشاء اللہ

سوال: کورونا کی وجہ سے جو ایں اوپیز ہیں ان پر مجالس میں کس طرح سے عملدرآمد کروایا جائے گا؟

جواب: آپ سارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں نا، کورونا سے بچے ہوئے ہیں یا نہیں؟ جو بھی رسالت ماب، اہلبیت اطہار، پاکیزہ صحابہ کبار کے فرائیں پر چلے گاوہ محفوظ ہے۔ یہ سارے حالات جو بھی پیش آئے ہیں ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے یہ ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ دیکھئے خانہ کعبہ کو بند کر دیا گیا، مسجد نبویؐ کو بند کر دیا گیا، مقامات مقدسہ کو بند کر دیا گیا، لیکن درحقیقت وہ مقامات بند نہیں ہیں، بلکہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہمیں وہاں آنے نہیں دیا جا رہا۔ اور مقامات مقدسہ کی بھی یہی صد اہے کہ ہم پاکیزہ مقامات ہیں پہلے آپ خود کو پاکیزہ کریں تاکہ حاضر ہو سکیں۔

سوال: كالعدم جماعتوں کے حوالے سے آپ کا دعویٰ ہے کہ ان پر پابندی آپ نے لگوائی، اگر ادارے انہیں قومی دھارے میں شامل کرنا چاہتے ہیں اور وہ توبہ تائب ہو کر آ جاتے ہیں تو اسکیں آپ کو کیا اعتراض ہے؟

جواب: دیکھئے پہلے ان مجرموں کو انکے جرائم کی سزا لیں دی جائیں۔ صرف رسالت ماب یا انکے جانشین یہ حق رکھتے ہیں جو لوگوں کے نفوس کے مالک ہیں اور کسی مجرم کو معاف کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہ رسالت ماب تھے جنہوں نے سب کو معاف کر دیا، اس لیئے کہ رسولؐ ہمارے نفوس کے مالک ہیں، ہم نے بیعت کر کے انہیں اختیار دیا تھا کہ آپ

ہمارے نفوس کو فروخت کر سکتے ہیں۔ اسی لئے رسول پاک نے فتح مکہ کے موقع پر تمام اہل مکہ کیلئے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ لا تشریب علیکم الیوم اذہبو اتم طلاقاً یعنی آج تم سے کوئی باز پرس نہیں کی جائیگی، چلے جاؤ، تمہیں آزاد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ثانی زہرا حضرت نبینؑ نے یزید کے دربار میں فرمایا تھا کہ تم تو ہمارے آزاد کردہ ہو۔ تو یہ جو آزاد کردہ ہیں یہی سارا فساد کر رہے ہیں۔ پاکستان کے بانیان اور تحریک آزادی کے ہیروز جنہوں نے قیام پاکستان کیلئے جانیں دیں، عزتیں لٹوانیں وہ آج بھی پاکستان کو دل و جان سے چاہتے ہیں کیونکہ حب الوطن من الايمان۔ یعنی وطن کی محبت جزا ایمان ہے۔ اگر دوسروں کو اپنا وطن پسند ہے تو ہمیں اپنا وطن عزیز ترین ہے۔ ہم پاکستان کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے مریں گے۔ ابھی تو یہ کہا جا رہا ہے کہ جلوس بند کر دو، گھر میں مجلس بھی نہیں کر سکتے، ایف آئی آر ز درج کر دی

جائیں گی۔ تو ہمارا جواب یاد رکھیں کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے پھانسی کے پھندے کو قبول کیا لیکن کبھی سودا بازی نہیں کی، جب میشم تمار کو بتایا گیا کہ آپ کو اس کھجور کے درخت کے ساتھ لٹکایا جائے گا تو میشم تمار نے اس درخت کی آبیاری اور دیکھ بھال شروع کر دی۔ اور جب درخت بڑا ہو گیا اور جب انہیں اسی درخت پر لٹکا دیا گیا تو انہوں نے پکارا کہ واہ، پیشک میرے مولائی کی بات صحیح ثابت ہوئی۔ میشم تمار کے ہاتھ کاٹے گئے، پاؤں کاٹے گئے لیکن زبان سے مولائی کے فضائل اسوقت تک بیان کرتے رہے جب تک زبان بھی کاٹ نہیں دی گئی۔ تو ہم انہی کے پیروکار ہیں۔ ہماری زبانیں کاٹ دیں، ہاتھ پیر کاٹ دیں، لیکن ہم عزاداری و میلاد النبی پر کبھی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

(آخر میں وطن اہل وطن عساکر پاکستان سیکورٹی اداروں ارباب صحافت کے لئے دعائیں کی گئیں)



[theNewsIntern](#)

**Saturday**

August 22, 2020

Muharram-ul-Haram 2, 1442 A.H.

22 pages

Price Rs. 25.00



RAWALPINDI: Quaid-e-Millat-e-Jafariya Agha Syed Hamid Ali Shah Moosavi addressing the press conference at Headquarter Maktab-e-Tashayyo. — Sardar Heera

## 'Code of Azadari' for Muharram announced

By Omer Farooq

All rights reserved  
Islamabad

Chief of Tehreek-e-Niafaz-e-Fiqah Jafariya Quaid-e-Millat-e-Jafariya Agha Syed Hamid Ali Shah Moosavi Friday announced the 'Code of Azadari' for Muharram-ul-Haram, says a press release.

Addressing a press conference at Headquarter Maktab-e-Tashayyo, he announced the 19-Points Code of Azadari which asked the people to keep a close eye on the enemies of religion and motherland and remain vigilant.

It stressed that the beliefs and ideologies of others should not be interfered with and the Shuhada-e-Karbala should be offered devotion by sticking to their own ideologies.

It stressed that people should respect each other's rights by recognizing all schools of thought giving them respect.

Agha Syed Hamid Ali Shah Moosavi said that discrimination in the name of religion, school of thought and language should be prohibited.

He said that recognized Muslim schools of thought as non-Muslims should be considered cognizable offence.

He said that precautionary measures may be adopted to remain safe from corona because precaution is the source of salvation.

Agha Syed Hamid Ali

Shah Moosavi said that full protection should be provided through ensuring protection to processions under the Junajo-Moosavi Agreement signed on May 21, 1985.

He said that Ulama Karaam, Waizeen and Zakireen should keep an eye on brotherhood and unity, presented their beliefs and ideologies in a positive manner and do not offend anyone.

He said do not put your ears to rumours, any possible issue should be got resolved through the local Administration and Muharram Committee of the TNFJ. God forbid, if any issue arises, it should be resolved through patience, forbearance and mutual understanding instead of taking the law in your own hand.

He stressed the need of ensuring mutual cooperation for unity and brotherhood.

He said that the spirit of patriotism should be kept in mind everywhere so as to keep the spirit of country's integrity. Agha Syed Hamid Ali Shah Moosavi said that the identity of the passenger should be ensured by asking for his original identity card before renting out a room for accommodation in a hotel, hostel, guest house, etc.

TNFJ chief said that Niyyaz, Sabeeb and Taburuk should not be accepted without every type of confirmation.

He stressed that the participants and their vehicle should be thoroughly searched before allowing them to participate in Azadari programme.

"Religious, political leaders and the media should avoid negative attitudes and highlight the great sacrifices of the Shuhada-e-Karbala in an effective and positive manner," he added.

He called for implementation of all provisions of the National Action Plan should be ensured and a close eye may be kept on the activities of proscribed groups operating under new names.

Agha Syed Hamid Ali Shah Moosavi said that Muharram Azadari Cells should be set up at the Ministry of Interior, Ministry of Religious Affairs on Federal and Provincial levels so that any possible issues can be resolved immediately.

He called upon followers of the Imam Aali Muaam (A.S.) to give priority to Azadari over all other matters. The Mumineen should participate in Azadari rites by following in the footsteps of the Mukhaderat-e-Ismat and Taharat.

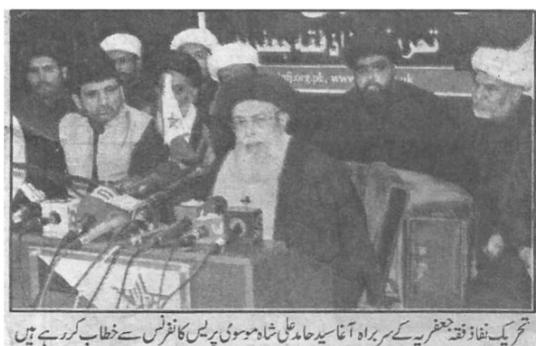
In the end, he asked the founders of the Majalis and processions to themselves follow the Azadari Code and make the Waizeen and Zakireen to abide it also.

راولپنڈی سلسلہ آباد لاہور میں اب تک بڑھا کر آگئے رہا۔

جلد 27 شماره 229 - چند 02 محرم الحرام 1442 هـ 22 اگست 2020 - یکمادون 07-2076

پیغمبر علی پیغمبر اکرم پیغمبر امیر المؤمنین پیغمبر امیر المؤمنین پیغمبر امیر المؤمنین پیغمبر امیر المؤمنین

محمد الحرام کیلے 19 نکاتی ضابطہ عزاداری کا اعلان، مئے جلوس اور مجلس کے انعقاد پر پابندی کا فیصلہ ہرگز قبول نہیں کی جائے۔ میں ادارے کو نہیں مانتے، ملک پر کسی کی اچارہ داری قابض نہیں ہونے دیں گے۔ تقدیملہت عفریت کا پرس کافی نظر سے خطاب اسلام آباد (اسکس روپر) توکی فناز نہیں۔ کافی نظر سے خطاب کر جو ہے محروم اور مایم پابندی کا فصلہ تجویل نہیں ہے۔ میر جامش علی مسیح بن موسیٰ رضا میں بھی اسی طبقہ میں ملک پر کسی کی اچارہ داری قابض نہیں ہونے دیں گے۔ عزیز اعلیٰ کی 19 نکاتی ضابطہ عزاداری کا حقیقتی توقیع عزاداری میں اور علیمین میں ہو سکے شاد و سوہنے کے لیے وارثتہ تشبیہ میں رجھوم برس اعلان کروں، مئے جلوس اور مجلس کے انعقاد پر گھروں کے امور (باقی صفحہ 8 یقیناً ثابت 5)



تحمیک تفاظ فقط جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی پر لیں کافرنس سے خطاب کر رہے ہیں

**باقیہ آنسا سید حامد علی شاہ موسوی**

5

جس اس پر کیوں پابندی ہے؟ یہی جانی کی حاجیں میں  
اجاہزت بے پیر مسلم عبادت کرنے کے لئے تشمیش اپنی  
عطا داد کیوں نہ کریں؟ یہی اپاری ہماری شرکت  
ہے نئے نیکیں، سارے گئے تمہارے کے درود کا جس سرکھے  
میں میڈیا و مراکز کوئی بخوبی ہونے اور گے ملک پر کسی  
کی اجاہز واری قائم نہیں ہوتے ویسے گے بھروسے  
ایف افی ای روزنگ کریں پھر اپنی پرچھ جادویں سماں دادر  
خواہ اداری کے جلوں نکالنے گے جو خداوند وہیں  
پہنچ کریا جہاں کا خیریت 73 کے آئین کی موجودی  
میں بیان کیا ہے؟ نہیں، مخدوم خلاطہ بورڈ سسٹس کی  
غیر اسلامی ادارے کی بحث میں، آئین کے تاثر رہا  
جاءے وہ توکوڑے دن بیانیا جائے، اسکل کو جیسا کیا تو  
حکمران رہیں گے تھے ساسان، ہم ایران یا غرب بیوں  
کے پوشیں ای نظریے پر کار بند ہیں وہ قارک عظم  
نے فلسطین اسرائیل کی پاٹھے مسلک بن ان دونوں الٰہی  
استعدادی تو قتوں سے پوچھ کر اکتے ہیں ان کی سرتاسری  
کی کرکے ہیں؟ جیسے ہمچاہو مانع ہیں؟ وہی نہیں  
ہاتا ہے، ہم صاحبیت فتوح سے ممتاز ہیں اور گوں کو گواہ  
کرنے کے لیے لاپیاں کام کریں، یا اکثر نہیں

# عزاداری ہماری شہرگی حیات ہے۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی

عزادارانِ امام حسینؑ اور انتظامیہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر عمل کریں اور مسائل کے حل کے لئے این ایف جے کی محرم کمیٹی عزاداری سیل سے رجوع کریں



## مرکزی و صوبائی کنٹرول رومنز محرم کمیٹی عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

**مرکزی کنٹرول رومنز** سید چاعث علی بخاری، برٹل (ر) سید حسین کاظمی، علام حیدر، علی مہدی، قاسم احمدی، حاجی مقیث شاہ، علام الحاج زاہد عباس کاظمی، مالک شریعت، عالم فتویٰ محمد عباس بلوچ، شریعت نقوی، ذوالقریبین حیدر 051-4410180, 4844112, 4570699, 0345-5765679, 0334-5188388 0300-5589654

**فیڈرل ایسیا اسلام آباد** علامہ راجہ بشارت امامی 0333-5188388 0300-9542710 سید محمد علی بخاری 0315-5210570 راجہ ذوالقدر علی پروفیسر غلام عباس حیدری

صوبہ پنجاب	0321-4005818	سید حسن کاظمی	0300-6789044	سید ظفر عباس نقوی	0307-5141272	علامہ سید حسین مقدسی
	0305-7212689	رانائز علی	0346-6667155	ایوب اولی	0300-5278984	شوکت جعفری
			0321-4228860	سید ندیم کاظمی	0308-5550572	قرائض

صوبہ سندھ	0333-7542291	علامہ سید اصغر علی نقوی	0300-9245379	علامہ اطاف حسین مدھوش	0309-5121110	علامہ سید اصغر علی نقوی
	0333-2976202	ڈاکٹر مصطفیٰ شاہ رضوی	0322-2226295	آغا سید مصطفیٰ شاہ رضوی	0300-3414101	برکت علی جعفری
		سید ارشاد علی شاہ	0308-3496305	جاوید علی مختاری	0331-4330133	جاوید علی مختاری

صوبہ خیبر پختونخوا	0335-9591414	سید غفرن علی شاہ ایڈوکیٹ	0333-9625314	مولانا ملک اجلال حیدر احمدی	0333-5347413	صادق علی حیات
	0315-8141212	سید طاہری شاہ	0301-5616487	ماستر یوسف حسین طوری	0300-0817740	مولانا غفرن علی نقوی
		نذر حسین خان جدوں ایڈوکیٹ	0321-5650083			

صوبہ بلوچستان	0300-3800090	غلام مصطفیٰ کمال	0300-2141272	سردار طارق احمد جعفری	0335-5007200	انجینئر محمد ہادی عسکری
	0345-8370064	کاظم علی ہزارہ	0300-3885225	حاجی منور چگیری	0300-3883224	ڈاکٹر حسین ہزارہ
			0344-8266626	شیخ غلام حسن ہزارہ		

آزاد کشمیر	0345-5897912	سید ساجد حسین کاظمی	0334-3166199	غلام حسان انصاری	0347-3080120	سید فراز اکبر کاظمی
	0346-1721472	سید فخر عباس کاظمی ایڈوکیٹ	0308-8101794	سید عمران بیزواری	0336-5966110	سید بلاول حسین کاظمی

ملکت دہشتگان	0300-5811841	پروفیسر احسان غفاری	0346-9237690	علامہ محمد علی حسینی	0344-5442863	سید یحوب الدین موسوی
--------------	--------------	---------------------	--------------	----------------------	--------------	----------------------

لیگ کمیٹی برائے معافون امور عزاداری	0300-9887212	آغا سید محمد تقی موسوی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ	0300-8351472	آغا سید علی روح العباس موسوی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ	0310-0555222	احسن کاظمی ایڈوکیٹ
	0300-5000514	ضیغم کاظمی ایڈوکیٹ	0333-5224553	بیر سر قرب بیزواری	0334-3543588	سید زین العابدین رضوی ایڈوکیٹ

بیرون ملک نمائندگان	amerikah.com	امریکہ طاہری شاہ، عمار کاظمی، کار حیدر نقوی، چوہدری عباس، ملک سلمان حیدری، زین جعفری، انگلینڈ ڈاکٹر ایڈوکیٹ زیڈ نقوی، زین کاظمی
	mbtak.com	مجنی کاظمی، علامہ مقتضی غلام عباس، غفرن میر، فواد علی، اسحاق شاہ، سید منور کاظمی، فرانس رحمت علی شاہ، قطر سید مصور نقوی، جرمنی شجاع حیدر زیدی
	www.muslimtimes.com	ناروے محمد شریف، فن لینڈ محمد جاوید آسٹریلیا، محسن علی، ارشاد سعید، مہدی عسکری، اٹلی جار حیدر، محمد علی نقوی، انجمن بخاری

نوٹ : ان نمائندگان کے ایڈریس اور ارابطہ نمبری این ایف جے کی ویب سائیٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

یکم محرم تا 8 ربیع الاول صبح 10 بجرے اُم البنین ڈبلیو ایف، دختران اسلام، سکینہ جنریشن و گرلز گائیٹ کے زیر اہتمام جامعۃ المرتضی جی نائن فور، اسلام آباد میں مجالس عزا برائے خواتین منعقد ہونگی

## مرکزی محرم کمیٹی عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

ہیئت کوارٹر (مکتب تشیع) علی مسجد  
سیپلٹ سسٹ ماؤن ڈاؤن راولپنڈی

[www.tnfj.org.pk](http://www.tnfj.org.pk)  
[www.tnfj.org.uk](http://www.tnfj.org.uk)  
[www.uwf.org.pk](http://www.uwf.org.pk)

email: markaz.tnfj@gmail.com/azadari@tnfj.org.pk  
[www.walayat.net](http://www.walayat.net) [www.ibrahimscouts.com.pk](http://www.ibrahimscouts.com.pk)  
[www.mfp.org.pk](http://www.mfp.org.pk) [www.mo.org.pk](http://www.mo.org.pk) [www.mso.org.pk](http://www.mso.org.pk)